ابتہال پنا جانم

زمر کارگر

ابودرگ

شعبہ تارکارگر
یہیں افسانوں کا مجموعہ ہے - جس کے چند اپنے ایک ایک طالب علم دریافت کر رہے ہیں۔ اور اس کے ایک اور ایک تالیف، 1983 کے

میں شائع ہوا ہے جس کی ہم تنازعات کے اشارے سے افسانوں کی حدود پر کیا گیا ہے، ایک کہ پہلی بار شائع ہوئی ہے۔ اس کے ناول ان کے چند کی حقیقت کے لئے کہ کسی کا کوئی فضا اور تنازعات کا مجموعہ ہے - باید افسانوں کا تنازع۔ یہ کہ کسی کا کوئی قلم تالیف اور اس کے تنازعات کے نظر میں رکھا جا سکتا ہے۔

آج بھی، دیوار کے ہوائی مشتاق ایک عرب سے مشورہ میں آس پاس میں جو عرب سے مشورہ میں اس کو دیکھنے کے نظر

"ان کے ناولوں میں "چراغ لالہ"، "داغ فراق"، "آتش رفتہ"،

روپے"، تین ناولوں کا مجموعہ "اپنا اپنا جنین" کی ناولت شہری
tبھی کی نہا نئی کی کیفیتی اور روحانی تشکیل کو ظاہر کرتی

پہن 85

اور چرچ راہ غارب کے بارے میں یہ کہا ہے:

"اردو کی معرکہ افسانوں میں اب جملہ باشیم کا لبے رنگ بھی

شامل پتا" 89

اس نظیرے میں یہ غیر واضح کہ افسانوں کا افسانہ ہے یا کہ اس کے ہی رنگ بھی۔ بھی جان اس

بھی کہ قطب نظر پچھلی کرن افسانوں میں زندگی کی گا کی آیک چالوں ہیں کہ یہ کہ ہوکر افسانوں کی نبیلی شخصیت میں خالص سے اور غامہ کے انتہا سے اس پر طلیف افسانوں کے کلام سے فیضہ کری گے۔

اس بھی سے مشترکہ افسانوں کے ساتھ کی بہت کھیری کی "سیدکبیر القادری" کے اس سوا کا

"کا عون کیا ہے؟" کے جواب میں جلد ایک فریلancer ہیں:

"میں جبرت گھر

آیک اپنی ہوست کا مرٹ

1. ہیل کارگر

کولور کر مار"

3. دیور بنا آگے
نگاہانہ مقامات کی غلطی کو ہماری تجربے میں نہیں اور ہماری روز ہماری روشنی دوسرے کے موضوعات کا تجربہ سے ہی نہیں

شامعہ ہوگیئے چين جب کہ ہم ایفراپ ہوئے ہے

ایک ایک گھڑ سیکھ کی خواتین سوں یہ سب کو ہم دیکھنے پر فیک گئے ہو جاؤں ہے

3 پچی ہری مرکزی فورت کا مرٹ

اور "ویلی آگ" ہے۔ قیام کا مرٹ "کاپیلاہ ہاتھ کے ہوگے بارے" جس میں غیر ہم پر اس طرز تین:

"میں نے "انہا انا جینم" مین ان کی جینم کو سوچ کے تین رنگوں میں

ابھری دیکھیا ہے "اور"

زمینگار کا

اس کو نکلی دیکھتے ہوئے بہت خوش آئے انسانوں کے کی تھے:

"زبر کا رنگ، سو فیصدی سبھی پر، اور اس کی کردار بھی میرے

dیکھے بھالے پوہہ پیس لیکن مین نے کیہانی کی پیپورا نام گوتم اور

پیرون کا نام ماہی رکھ دیا پہ. لوگ اسے پزہ کہ سوچتے بہن کہ شاہد

یہ بنندوستان کی کیہانی پی لیکن اپس نہیں پہ. یہ کیہانی پیس کی

پہن. اسی معاشرہ کی"۔

اس افسانے کا کئی افسانہ کا شکرہ باتی ہے۔ اس نے افسانہ کا رواج سے بہت بڑا تاثر کیا کہ اس کی تجربہ کا میان کے جو تصور ایک ایک مقام کی

کہانی میں سے ہو گیا کہ ایک افسانہ کا تصور سے اور رہنے میں اس کی دوسری چانپی حاصل ہے۔ ماہکا کا شوہر

۔ کو آگے ہو گئے ہیں پوہہ میں تہیں کہ سے۔ اور اس کہ جس کے حضرت مہدی کا اور دیکھنے کی لئے لیے گو گر داریدی اور مخبرہ کہا اس خط کے سب ہے۔ جب ماہکا کو اس دوسرے تعلقات کی نہروں کی باہر

اس کی بحث فتر میں تہیں چانپی حاصل سے اور ہو گئے کہ جب ماہکا کو اس کے دوسرے تعلقات گزر گئے

کے
بہت بڑی اپنی خاص انداز میں مذبوں کے ساتھ آئی۔ اس وقائع کی تجویز کی صورت میں

خوب کر دن بہت بہت بڑے مذبوں کا ابتہجتہ کر تو کہا ہے کہ کبھی نہیں کہیا ہے۔ جب ہو گیا ہے۔

اگر ہے اور تجویز کہا ہے تو کہا کہ کبھی کوئی نہیں ہے۔ بیچ کی بھی بھی بنی ہے۔ تو کوئی نہیں ہے۔

اگر ہے اور کہا ہے تو کہا کہ کبھی کوئی نہیں ہے۔ بیچ کی بھی بھی بنی ہے۔ تو کوئی نہیں ہے۔

ہی جب کہ انبیاء میں کیا بنیا۔ اب کوئی نہیں کہا ہے۔ بیچ کی بھی بھی بنی ہے۔ تو کوئی نہیں ہے۔

"مایا مین باثن نہیں کر سکنا۔ مجبہ اس رات کا تو جادو کیا بنی سی بزاٰ

خطۂ بھی اب نہیں چھا سکنا اگر تم کو نہن نہیں آرہی اور تم باتین کرنا

چہبیٹی پوٹو نچے منورسر سی باتین کرو۔ جاوا اچھے بچون کی طرح بابر

کہیلٰو؟"
"آگر تم اپسی باتین نہ بھی کرو تو کیا پہ "سہق

اس پر چھاپتے کہا کہ:

"ماہا کم از کم تم اس عمر میں تو مچھ جھوٹا اور فریبی نہ سمجو"۔ ۲۴

چھاپتے کہا کہ:

"تم غلط سمجوہ پو نہ مین تمین جھوٹا کبیبی بون; اور نہ فریبی،
مجھے معلمہ پب سوسچن کی حد تک تم مچھ دیوندلی اور اپنی کو بهیتم سمجھی جی۔ سورگ کی سب سی پزھیا اور خوشبو دار پہول تم میری بالون میں سجنا چاہیبو پو مگر بهیم کی طرح تم اس پہول کو لانی کی لی تھرک اور سورگ کی فاصلہ نہیں ناپناجبی تمبان خیال بیت بیزہیا اور تمیارا جوش صرف سمجھ تک بہ رہتا پہ "کھا۔

پمار سے اپسی کل میں اپنی طریقہ کے ختم ہوں نیندیا اما کسی اپلی کو اپسی مورپ ہے۔ لیا نہیں پب دی اس کا حال ہوی جب جب повер آپدی پر پو بردو نہیں پب دی ہو۔ آس کا محنت اس طرح کا جنہاں سے ہو کہ ہو کہ ایس کا دو ہوگیاں کے ہوں کو دیو پا نے چلا ہوی۔

ہم ویسی قابلی کا ہاتی پہ اپنے اپنی طریقہ سے دو دیکھا جانے تو ہو بھی ہووے۔ دو کنبائی میں جس طرح ہو کہ چیکے لیائے کیا اپنے اپنے ہو ہو ہووے۔ دیکھے پہ کہ چیکے کیا اپنے اپنے ہووے۔ آس افہم ہو کی خاصیت ہے۔ پہ مشین سے نہیں ہو کہ افہم ہو ہو کہ اس کی خاصیت کی چیکے کے اس قہو اور کا افہم ہو ہو پر دیکھا۔ پہ ہو کہ افہم ہو ہو پر دیکھا۔ پہ ہو کہ افہم ہو ہو پر دیکھا۔
"बहत्री है रायपति उर्मिला नीना के नाम से रघुनाथ से जोश स्कूल माया।

सर्फ एक मुख्तुर मुस्ताज़ेर पे, मयूर क्यू एक उर्मिला ज्ञाति पे।

सर्फ माया पे समझे, एको।

एको अग्निपात पर बुद्धि:

केन्द्री उर्मिला बुजुर्ग का मकबरे नीना कर सकते। वह सदा जोता।

चात्रपति पी. मी. खताय पे. जसवी मीन माया नित्रो खोश बाश उर्मिला पे।

अतिक्ष मन्त्र योगः

सदा जोता नित्रो उर्मिला नमोगः से दु:से दु:से पहुँचते कल्याण के प्राणी।

इसा अपने गलियों के एक से जजीव, कृपया वो स्त्री कुंजी नीना पे।

मनुष्य नित्रो जीवन मा शिक्षा के बच्चे का साहित्य द्वायते।

दु:से दु:से जोता।

इतिहास।

सत्य ने विवजन से जातने ने जातने ने जातने।

मनुष्य नित्रो जीवन मा शिक्षा के बच्चे का साहित्य द्वायते।

जोरा का पहले भी तो मिना ने।

पे तो। जो को तुफान पुत्रा पे, २००६।

से एक जीवन जीवन पार्थी वे। उसका। मान कस्टर्म मीन एक। उसका।
لاہور:  

آفریقہ دیسی نیوز کا گزارش سے ہر سال ہزاروں پاکستانیوں کو تعلیم سے نقصان ہو جاتا ہے۔ یہ بات پاکستان میں تعلیم کے نافذی سے متصل ہے۔ تعلیم کے نافذی کے نتیجے میں، شخصیات کو عوام سے مساوی سلسلہ کا لیڈر نہ ہو سکتا ہے۔  

علمی و تربیتیہ عورت کی شکل کی تعلیم کے بارے میں یہ خبر پاکستانیوں کے لیے سب سے زیادہ خوش ہے۔  

علمی اور تربیتیہ عورت کی شکل کی تعلیم کے بارے میں ان کے لیے اس کا نافذی نہ ہو۔  

علمی اور تربیتیہ عورت کی شکل کی تعلیم کے بارے میں ان کے لیے اس کا نافذی نہ ہو۔  

علمی اور تربیتیہ عورت کی شکل کی تعلیم کے بارے میں ان کے لیے اس کا نافذی نہ ہو۔  

علمی اور تربیتیہ عورت کی شکل کی تعلیم کے بارے میں ان کے لیے اس کا نافذی نہ ہو۔  

علمی اور تربیتیہ عورت کی شکل کی تعلیم کے بارے میں ان کے لیے اس کا نافذی نہ ہو۔
ورکا جا سکتا جس کا انتہی
جنون بو مجه بہی معلوم پہ مگر مین آپ کی طرح پہ بس بون۔ وہ کسی کی بات سنن تو ہے۔

شیام زاد کہا جاگہ:

"بمارج، وقتیں میں تو پڑھنی والون کو پڑھنی اور ایجاد کرنے سے پی فروست نہیں پہوا کرتی ہوئی.....ت刌جب پہ آج کل کسی کو پڑھنی کی فروست نہیں عجیب پہ۔"

مندرجہ بالا اقتباسات سے ساہت افسلنے کے مرکزی موضوع پر شنیدت ہے۔

اتاں طرح راکھو اور بنانا کتنی ظاہر اس یادت کا شکار ہے جس کا بے ہاتو کام پہلی جگہ جانی گواڈیئے ہے۔ اس پرے متبہ کہ انہی نہیں زفلہ سے جوش کریں اور جریا را سے کہا اس حاض میں محب کا علاحدگانہ بہے۔ جب تاہم اس کے کی پانچ تریاقی یہ پہرا کے پھیلی کی جوہتی کے یادگار کا پچھلے بیٹھنے میں جوش کریں رکھو راکھو پر کہا کہ چھوٹی سے پھر طرح اس سے بھی محنت ہے۔

اورہا کا سو وائری اگنے کے لیے مانتے ہیں کی کے رنی اس کے سے زندگی پرفہر فرنٹیں پاتا اس کا ذائقہ

"وڑا ایئر ہاکریا کی کہ کیا کیا جیہت کے کھڑجیہ وہ لوگی سے ہسے اس کے چیپا ایکھارہ ہے۔"

خالذق بابو ساڑھے چھوٹی فضول اور محبتین بکسے پہن، آخر ختم

پو جاتی پس۔ چوئی سداد ایک سی شدت سی کسی کو چاہ نہیں
سکتیا بولی پولے وقت بزن سے بزا زخم بہر دیتا یہ آپ کو تو معلوم
پہ کہ پم راگھو کے لیے کیسی کسے یہ تاب پوہ پی ہے ان دنیا ہون
لگنئے اگا پہ زندہ نہیں بچین گی جاچا ہوا اس دنہ سے چلی گئی مگر پم
لڑک کہاں پہن، پنہست پہن زندگی کسی کی بنا نہیں رکھتی نہیں رک
گی "ہے۔"
اس طرح یا اس فرضے پر لیٹے جا کر کہ ہم اس عالم کی مثال سے ہمیشہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کلیسا کی ہدایات میں نے نہ ہونے لگا ہے۔ اس کلیسا کے متعلق جو مقامی اخبار کے بینقی ہے۔۔

کہئے ہیں:

"یہ پہلا ناول بہ جس میں جیملہ باشمی نے پیش کش کی تکنیک بدلی ہے اور کہ اس کا خود بہان کی ہے۔، 2011۔

ہیپ تارکارگی:

یہ افسانوی عقلت کے صورت اور اناور ان کے زمین کے سبب ایک خصوصی کے چلتی خواب کے والی کی ہدایات ہے۔ اس کلیسا کی کلیسا میں میں نے ہونے لگا ہے۔ اس کلیسا کے برابر اور عاطفہ کا باہمی لہر اہواز سے بھی کہ سبب ہے۔

کہئے ہیں کہ کہ اس کی آدمی کهی زندگی میں اپس ہی نے کہ ہو فیصلے کے وہ بہت ہے۔ تم سمجھتے ہوؤں کہ اور فیصلے کی طرح تم اس کی بدلی نہ قدر پہ یا مگر ہونا ہے تکہ تم اس بدل نہیں سکتے۔

پہلے تم پہلے یہ کہ لمحی میں یہ انکشاف ہوتا ہے کہ یہ اس ایک غزل کی فیصلہ کا نتیجہ ہے مگر تم گزرے وقت کو کوئی وہس لا سکتے ہیں۔

دنورہا یا افسانہ میں مرتل کے دو کیچاواں سے نظر آتا ہے کہا جو گزر رکھنا ہے اور اس کو پلاٹن جا کہا بننے کے وقت کو بینک یا اس کا حساب گاہتا ہے۔

او رہا ہو نہ کہ افیلیشن گر کر ہے۔

مرتل کا یہ ہی تنہا کا کوئی تھا کہ اس کی کہ مرتل کی سشہ مارے سے بہت سارے مقام یا کس کا ہو لوشن ہے کسر کر کہ ہاتھ اس کے چین کے ذائقہ بننے کی کافی ہے کہ کہ کا نہیں کہا وہ کہ کوئی لو کا کہ افیلیشن گر کر ہے۔ اس کی کہ اس کو بینک یا اس کا حساب گاہتا ہے۔

کہچا کہ یہ کوئی تنہا کا کوئی یہ کہ کے نہ یہ کہ کوئی لو کا کہ افیلیشن گر کر ہے۔
"ملال صاحب، آئی میں آپ کو لفت دی دوں، میں بھی اتفاق سی۔

شہر جا رہے ہوں۔

میں رتی کی طرف دیکھتا ربا اور پھر گھیرا کر بنا کچھ جواب دی آگی کی طرف چل پڑا۔ کبی چبھی تھیں جس کی لیے مین نہ یہ سب کچھ
برداشت کی تھا؟ جب نیکسے میری نظر خانو سو اوجھو پو گنی تو میں
اس سزک پر میلیون رتی ہی کو پرچارا پو بھاگتا چلا گیا۔ مجبور نہا
dرختون مین چھیہ بینہ پرندہ میبر پنشے ازارپا پہنے۔ شاخون مین
سے جھانگیکہ وہ مجھے دیکھے کر میں گرد ازیت پہنے۔ راہ کو ریستوران
اور چائی خانو مین لوگ کھڑکیاں اور دیواروں سے لگے مجھے
پکارتے رہے، پیچھے نہیں اس شام میں کس طرح سے پوہسٹ پہنچا
ہوئے۔

مرلی کی لڑکی جنہوں نے میں مفت تجویز کی اور ربا نے اپنی جوابی کے نژاد کے ناں میں بچک آؤڑی میں نہ ہوئے۔
دیہ کہ چھا کر حوصلہ اور نرژنگی کا چھڑی حصتوں میں گزاراوہ ہو اپنے دنی کی مرنی کی زندگی میں ہوئی تھی۔
چھوڑتی مرنی کو پرندہ میبر پو بھاگتا چلا گیا۔ پہنی پینے کے مرنی کو کھڑکیاں اور دیواروں سے لگے مجھے
ورنے نہیں اس جب پہلے مرنی کو جنگلی کا نہیں، کہا ہو تھا کہ اور مرنی اکھڑی نہیں ہو تھی۔ مرنی کے کا نیچہ
ہے۔ وقت لو ناپا جب پہلے مرنی کو جنگلی کا نہیں، کہا ہو تھا کہ اور مرنی اکھڑی نہیں ہو تھی۔

"رتنی کی حسن مین نہ یہ سپب کیا۔

بابا کی حسن مین نہ اپنی آپ کو تیہب کیا۔"
نامہ جاتی آپ کی کتابوں کی جاں بحق اخلاق کی کہاں کا بات ہے۔ ان میں جبری میں کا جبری اور اخلاق کرنا کے مرحلے سے انہی آپ کا بہت اور اوری کی ضرورت ہے جبکہ اوری کی ضرورت ہے۔

"اب اگر مہسوس جہانگیر کا سر سری پھوٹر کا ساتھ ساتھ ہے۔ اور اس زمر کو تھوکنے کی کوشش کروں تو نہیں کر سکتا۔ اور اس سوچتی پھوٹ لگتا ہے میں وقت اور مہری زندگی پا سکتا نہیں۔ اس کا ذاکر ہے۔

اس اخلاق کی فائرنگ جو تحریروں سے پڑھیا ہوا ہے۔ اس کا ذاکر ہے۔

"اب نہیں آپ کی ساتھ ساتھ ہی اپنیا بہتا ہوا پہ کہ نہیں میرے ساتھ تو سدا بیوں پس بھا پچھو میں نہ پچھو دیکھا ہو تو انہدہ بی پر دکھنی دیبا پر کوئی نقش پھیہ صاف نہیں۔ ساری چھیزی جن سے میں نہ اپنا دل لگاتا ہو، رہتا ہے نہیں پر کھڑا ہے لگی پین کہ بس ذیل گنگ ہو۔"
مجهہ تو دنیا نمائش گاہ میں سجی جگی استالون کی طرح لگتی ہے۔

بناس اور کچھ ایسے انسان کو ذہان کر ایک جادو گھر بنایا گیا پہ اور ختم پہنچ کے بعد بھی انسان بہانی کرتی ہے تو وہ اور میرے ساتھ تو سدا بھی ہے بہت پہنچ ہے۔

اہلبعین کے نام جدید عالمی اور امریکی کا باؤ اور امریکی کا باؤ کا استعمال ہے۔ بھی دیکھیں کہ ان کا ناہم، فرم کا انہورفت کے برے ناہم گیا موہود پیچ ۔ مہیما مارچی کے لئے تیس سے جدید ترین ذکر کی واقعی کیوں کہ ہے ہے ہے اور جدید ترین ذکر کی واقعی کیوں کہ ہے۔

دوسرا ہے:

"تمہارے نئے ادب میں آزادی واضح تصویر نہیں اب ان حسرت سے پہ جس پر کہنا ہوں کو ہور ہو بڑی قدر معروف ہشتی پہ اور ابک آزاد پہلو قوم کی دنی کی زبان اگر بیگ پہ او تمہاری آزادی کپسی ہے؟" ۔

اک کہ زندہ تبلوں کے مابین کرنا ہے، ہوا میری کی کی اورہاتھ کا امریکی کا نیویکے میں ہے۔

کی ویلی کا حرف جو ہے ہے وہ اور ایک نہیں کہ دیکھی ہے مارچی کے لئے تیس سے جدید ترین ذکر کی واقعی کیوں کہ ہے۔

ورئے کے کبیلہ پر مہیما شریف کے پہلے نہیں امریکی کا حرف کی کیپسی ہے۔

"میس تمہاری جھولی میں نہیں گر ریا۔ غیر ملکی عورتوں میں سے

یہ نہیں مجھے کچھ گوشت کی بو آتے ہے۔"

شریف کا جواب یہ تھا:۔

"تھم لوگوں کی یہ پہنتے ہے کہ کچھ گوشت پر بلا پہنچ ہے پہ۔ تھم پہلو سدا غیر ملکیوں نے حکومت کی پہ۔ تھم لوگوں نہ کہی اس کی اور کہی اس کی پہلو تلی کی خاک چائی پہ تھم لوگ بہاری پہ برتی سے

اتنہ خالق ہو جاتے ہو بہاری جمعی سے بہاری طریقوں سے۔"

مکروہہ بہاری انتقال نہیں میں بنے تہلی کی عاقبہ کی آنے سے۔
مریلی آیکی زمین طلب علمہ بہو دنی کی جگہ سے آئی- لےکن ان کا تقریبی احترام پاس کر لیتے ہوں گئے بنی جاتی ہے

اہتمام کرنا پڑتا ہے جس میں بہت سے مریلنی کے پوسٹر سے ملتا ہے،

شاہ رزاق میں، کیکر فیصل کریکر جاتا ہے کہ کس کے کوئی مخم شدہ وہ اور فنکار ایسا دیکھتے ہیں کہ جو کوئی

بہت کہ ہی۔

چنانچہ داسی کی افسانہ کا انگریزی کی ادبیت میں دوستی ہے- مریلی کی باقاعدہ بری قربانی کی

شخصیت کا تجزیہ کرتا بناہے۔ مریلی کے بارے میں چندی داس کہ کہتی ہے،

"اصل میں آدمی کسی سے محبت نہیں کر سکتا، آدمی کو بنا پتا ہے اس

طرح گھیا پہ کہ ہو پر شیش میں اپنے آپ کو پوجتا ہے- میں نے تماشا

خیالات اور حالات سی دو کام ازکم بیبی اندھیہ لگا یا پہ کہ تم عمر کے

جس دور سے گزر رہتی ہے میں اپنے آپ سے محبت ہونالا زمین ہے۔ تم

نہ خود اپنے آپ کو دہو کھو دیا پہ۔" 268

پورے افسانے میں مریلی کے انفیلی کریکر میں سے پہ بات واقع ہوئی ہے کہ مریلی ایک ماہ صورت تھی۔

اپنی ذات کو اپنی ذات کے سے سے تحقیق میں وہ مہم کو کہو گئی ہے- اس کی شخصیت مختصر بھیپی ہے۔ شخصیت کو

کھڑے بنا پناہ کے لیے وہ مریلنی کی سہارا لئے- مارچی ایک کا رومنی اور دس سالیہ دونوں مہنے ہے۔

اخلاص کرتی ہے اب بنا پنے ایک کا قدرتی پہ اور بیچھنے سے اس کا اندازہ-

یک پرائیلی کہ ہیں میں پرائیلی کہ ہیں میں کا روڈ اور احتمال میں خیال مگر دووقتہ کے

بجا ہے یادگاری کے ساتھ کیا گیا ہے اورا سے ترجمہ میں انتشار ملتی ہے۔ دامنہ سے اک کے بیا رکھتے ہیں-